قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعۃالمبارک 23 اکتوبر 2020ء | 05 ربیع الاول 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:251

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ’’إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الاَمِينَ الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلاً مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ - أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ‘‘

حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا ہے اگر دیانتدار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔

(مسلم کتاب الذکوۃ باب أَجْرِ الْخَازِنِ الاَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ب)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

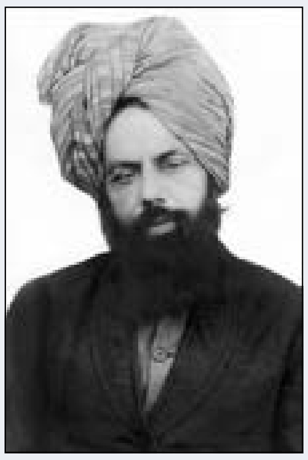

امانت کی حقیقی تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی وجسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے۔ اور پھر انسان کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا (النّساء 59:)اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے۔ یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبیٔ اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 161-162)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19-20)

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ۔

اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ (سورہ المومنون :9)

فرمان خلیفہ وقت

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوہ کے جس پہلو کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ہے امانت و دیانت اور عہد کی پابندی۔ یہ ایک ایسا خُلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں، جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے نہ دیانت رہتی ہے، نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے، اپنے اسوہ سے، اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ اس پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تبھی تو حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ آپؐ کے اخلاق کے لئے قرآن کریم کی تعلیم دیکھ لو۔ یعنی آپؐ کا ہر فعل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا۔

اب دیکھیں آج کل بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ اپنے آپ کو بڑی پڑھی لکھی اور مہذب کہنے والی قومیں کمزور قوموں کو نیچا دکھانے کے لئے ایسے حربے استعمال کر رہی ہوتی ہیں کہ انسانیت کو شرم آئے۔ جنگوں کی وجہ سے بغض اور کینے کی آگ اس قدر بھڑک رہی ہوتی ہے کہ مقصد صرف اور صرف دوسری قوم کو ذلیل و رسوا کرنا اور تباہ کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے اسلام پھیلانے کے لئے جنگیں کیں

بقیہ صفحہ 8 پر

اس شمارہ میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا (منظوم)
حضرت مسیح موعودؑ کے توکل علی اللہ کے واقعات
مبارک وہ جواب ایمان لایا
نماز باجماعت کا ستائیس گنا زیادہ ثواب

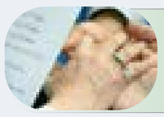

دربارِ خلافت

ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

‘‘اُس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرّہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اُس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرف سے، نہ اُس کے خَلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اُس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا احسان والا۔ اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں’’۔ (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جو کچھ بھی ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے۔ تم لوگ کہتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گراتا ہوں۔ مجھے تو آپؐ کے دَر سے ہی ملا ہے جو کچھ ملا ہے۔ یہ منن الرحمٰن کی عربی عبارت ہے، ترجمہ پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ:

‘‘یہ میری کامیابی میرے ربّ کی طرف سے ہے۔ پس میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور نبی عربی پر درود بھیجتا ہوں۔ اسی سے تمام برکتیں نازل ہوئیں اور اسی سے سب تانا بانا ہے۔ اسی نے میرے لئے اصل اور فرع کو میسر کیا اور اس نے میرے بیج اور کھیت کو اُگا یا۔ اور وہ بہتر ہے سب اگانے والوں سے۔’’ (منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 187-186)

مجھے جو کچھ ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا، اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے پھر فرماتے ہیں کہ:

‘‘میں اُسی کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاق سے اور اسماعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی، ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا’’۔ یعنی

بقیہ صفحہ 5 پر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا

‘‘محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے’’
کوئی ‘‘ہمسر’’ نہیں جس کا نہ ثانی’’
پتہ ‘‘اس’’ یار کا اس نے دیا ہے
ودیعت کر کے انعام محبت
محبت سے جو اپنی کھینچتا ہے
کوئی اس کو نہ جب تک آپ چھوڑے
کسی کو خود نہیں وہ چھوڑتا ہے
نہ کیوں سو جاں سے دل اس پر فدا ہو
کہ وہ محبوب ہی جان وفا ہے
وہ سچا اور سچے عہد والا
جو منہ سے کہہ چکا وہ کر رہا ہے
نبھا دی اس نے جس سے دوستی کی
پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
گنہگاروں پہ وہ ‘‘پیاروں’’ کی خاطر
کرم کیا کیا نہیں فرما رہا ہے
دھلے جاتے ہیں دھبے دامنوں کے
برابر رحمتیں برسا رہا ہے
نہیں کچھ اس کے احسانوں کا بدلہ
کسی نے جان بھی دے دی تو کیا ہے
بڑا بدبخت ہے ظالم ہے بندہ
جو اس سے عہد کر کے توڑتا ہے
ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا
وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے
محمدؐ کا خدا ہے پیار والا
محمدؐ کا جہاں میں بول بالا

درعدن ایڈیشن 2008 صفحہ 35-36
‘‘الفضل’’ 18 اگست 1945ء

انجینئر محمود مجیب اصغر

حضرت مسیح موعودؑ کے توکل علی اللہ کے واقعات

توکل کی تعریف کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

’’خدا شناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدّیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اُن سے آگے بڑھ کر رجا پیدا ہو‘‘

(ملفوظات جلد چہارم ص 299)

آپؑ کے توکل علی اللہ کے چند نادر واقعات پیش خدمت ہیں۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

حضرت مسیح موعودؑ بچپن سے ایک روحانی شخصیت تھے آپ کو دنیا سے کوئی سروکار نہ تھا ہمہ وقت خدا تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت اور قرآن کریم کی تلاوت اور غرباء کی خدمت کرتے رہتے تھے۔آپ کے والد صاحب اکثر فکرمند رہتے تھے کہ آپ کوئی ہنر سیکھیں، کوئی نوکری کریں تا کہ مستقبل میں اپنے بیوی بچوں کی کفالت کرسکیں اس زمانے کے لوگوں کا متفقہ بیان ہے:’’مرزا غلام احمد اپنے بچپن کے زمانہ سے اب تک جو چالیس (برس) سے زیادہ ہوئے نیک بخت اور صالح تھے اکثر گوشہ نشیں رہتے تھے۔سوائے یاد الٰہی اور کتب بینی کے آپ کو کسی سے کوئی کام نہ تھا۔کھانا بھیج دیا تو کھالیا کپڑا بنا کے دے دیا تو پہن لیا اور اپنے والدین کے دنیاوی معاملات و امور میں فرمانبردار اور ان کے ادب اور احترام میں فروگزاشت نہیں کرتے تھے بچپن میں جو کبھی بچوں میں کھیلتے تو کوئی شرارت یا جھوٹ یا فریب نہ کرتے نہ مار پیٹ اور شور کرتے۔ہاں کئی بار ایسا ہوا کہ کسی لڑکے کی بھوک محسوس کرتے تو والدہ سے روٹی لا کر دے دیتے خود حضرت اقدس نے ایک بار اپنی زباں سے یہ فرمایا ایک لڑکا بھوک سے مضطرب تھا اور روٹی کا وقت بھی گزر چکا تھا والدہ صاحبہ گھر نہیں تھیں ہم نے چپکے سے سیر بھر کے قریب دانے (غلّہ) نکال کر اس کو دے دیئے تا کہ وہ بُھنا کر اپنا پیٹ بھرے‘‘

(بحوالہ تذکرۃ المہدی مرتبہ حضرت پیر سراج الحق نعمانی ص 298)

ایک معمر ہندو جو آپ کے والد صاحب کے دوست تھے۔حضرت مسیح موعودؑ کے ماموریت کے زمانہ میں قادیان آئے اور کہا ’’میں ان کی پیدائش کے زمانہ سے پہلے کا ہوں اور میں نے ان کو گود میں کھلایا ہے جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے بڑا ہی نیک رہا۔دنیا کے کسی کام میں نہیں لگا۔بچوں کی طرح مکمل کھیل کود میں مشغول نہیں ہوا۔شرارت فساد جھوٹ گالی کبھی اس میں نہیں۔ہم اور ہمارے ہم عمر اس کو سُست اور سادہ لوح اور بے عقل سمجھا کرتے تھے کہ یہ کس طرح گھر بسائے گا۔سوائے الگ مکان میں رہنے کے اور کچھ کام ہی نہیں تھا۔نہ کسی کو مارا نہ آپ مار کھائی۔نہ کسی کو برا کہا نہ آپ کو کہلوایا۔ایک عجیب پاک زندگی تھی مگر ہماری نظروں میں اچھی نہیں تھی۔نہ کہیں آنا نہ جانا نہ کسی سے سوائے معمولی بات کے بات کرنا اگر ہم نے کہیں کوئی بات کہی کہ میاں دنیا میں کیا ہو رہا ہے تو تم بھی ایسے رہو اور کچھ نہیں تو کھیل تماشہ کے طور پر ہی باہر آیا کرو تو کچھ نہ کہتے ہنس کے چپ ہو رہتے۔تم عقل پکڑو، کھاؤ کماؤ کچھ تو کیا کرو۔یہ سن کر خاموش ہو رہتے۔

آپ کے والد مجھے کہتے نمبردار! جا غلام احمد کو بلا لاؤ اسے کچھ سمجھا دیں گے۔میں جاتا، بلاتا۔والد کا حکم سن کر اسی وقت آجاتے اور چپ چاپ بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے۔

آپ کے والد صاحب فرماتے۔بیٹا غلام احمد! ہمیں تمہارا بڑا فکر اور اندیشہ رہتا ہے تم کیا کر کے کھاؤ اسی طرح سے کب تک گزارو گے تم روزگار کرو کب تک دُلہن بنے رہو گے خورو نوش کا فکر کرنا چاہئے۔دیکھو دنیا کماتی کھاتی پیتی ہے کام کاج کرتی ہے تمہارا بیاہ ہوگا بیوی آوے بالک بچے ہوں گے وہ کھانے پینے پہننے کے لئے طلب کریں گے ان کا تعہد تمہارے ذمہ ہوگا اس حالت میں تو تمہارا بیاہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کچھ ہوش کرو۔اس غفلت اور اس سادگی کو چھوڑ دو۔میں کب تک بیٹھا رہوں گا بڑے بڑے انگریزوں افسروں حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں۔میں تم کو چٹھی لکھ دیتا ہوں تم تیار ہو جاؤ یا کہو میں خود جا کر سفارش کروں تو مرزا غلام احمد کچھ جواب نہ دیتے۔وہ بار بار اسی طرح کہتے آخر جواب دیتے تو یہ دیتے کہ ’’ابّا! بھلا بتلاؤ تو سہی کہ جو افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے ربّ العالمین کا فرمانبردار ہو اس کو کسی کی ملازمت کی کیا پرواہ ہے ویسے میں آپ کے حُکم سے کبھی باہر نہیں‘‘

مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یہ جواب سن کر خاموش ہو جاتے اور فرماتے اچھا بیٹا جاؤ اپنا خلوت خانہ سنبھالو۔جب یہ چلے جاتے تو ہم سے کہتے کہ یہ میرا بیٹا ملّا ہی رہے گا میں اس کے واسطے کوئی مسجد ہی تلاش کر دوں جو دس بیس من دانے ہی کما لیتا مگر میں کیا کروں یہ تو ملّا کے بھی کام کا نہیں۔ہمارے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا۔ہے تو یہ نیک صالح مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے۔پھر آبدیدہ ہو کر کہتے کہ جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں ہے یہ شخص زمینی نہیں آسمانی، یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔

(تذکرۃ المہدی ص 301،302)

آپ کو اپنے پیدا کرنے والے رب پر پورا توکل تھا اور جیسا کہ آپ کو الہام بھی ہوا ’’جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو‘‘

(تذکرہ ایڈیشن چہارم ص 390)

آپ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ خود آپ کا کفیل ہوگا۔چنانچہ جب آپ کے والد صاحب کی وفات ہوگئی تو بشری تقاضے کے تحت آپ کچھ فکرمند ہوئے تو آپ کو آسمان کے خُدا نے مخاطب ہو کر فرمایا

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ یعنی کہ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ کے تقویٰ اور توکل نے آپ کے والد صاحب کے سارے خدشات کو غلط ثابت کر دیا اور آپ کر دیا اور آپ کی غیب سے مدد فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَتَوَکَّلۡ عَلَی الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَا یَمُوۡتُ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِہٖ (الفرقان:59)

اور تُو اس پر توکل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھتا ہے) کبھی نہیں مرتا اور اس کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر۔

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ (الطلاق:3تا4)

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہ ہوگا۔

اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) ہی کے لئے کافی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بعینہٖ اسی طرح ہوا جیسا کہ ان آیات میں فرمایا گیا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں ’’پس مجھے اُس خدائے عزّوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے اپنے مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا‘‘

(کتاب البریہ بحوالہ تذکرہ ایڈیشن چہارم ص 25)

طاعون کا ٹیکہ

حضرت مسیح موعودؑ کی تکذیب کے نتیجہ میں آپ کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں 1902ء میں طاعون زوروں پر تھی حکومت وقت نے حفاظتی ٹیکہ لگوانا ضروری قرار دیا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہ رہے ہیں اس کو بچاؤں گا۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 10)

اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے کے نتیجے میں ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیا اور فرمایا ’’اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک رحمت کا نشان دکھا دے۔سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہوگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے‘‘

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 17 ص 1،2)

اس پر مصر کے ایک جریدہ نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ آپ نے ٹیکا کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا ہے اور دوا نہ کرنے کو مدارِ توکل قرار دیا اور یہ امر قرآن مجید کے مخالف اور آیت لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ (البقرہ:196) اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو کے منافی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے۔اس کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے عربی زبان میں ایک کتاب ’’مذاہب الرحمٰن‘‘ کے نام سے تصنیف فرمائی اور ایڈیٹر کو مدلل جواب دیا اور اپنے دعاوی سے بھی مطلع کیا آپ نے فرمایا کہ اسباب چند مراتب کے بعد ختم ہو جاتے ہیں اور خالص اور الٰہی رہ جاتا ہے۔

آپ کے توکل علی اللہ کا یہ غیر معمولی واقعہ ہے آپ نے واضح طور پر کشتی نوح میں فرمایا کہ یہ معصیت ہوگی کہ خدا کے اس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کر دوں نیز ٹیکہ کرانے سے لازم آئے گا کہ گویا میں خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہیں لایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں ’’ہمارے حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کسی کو خوشی ہے کہ میرے پاس مال ہے کسی کو تو خوشی ہے کہ میری اولاد بہت زیادہ ہے اور کسی کو خوشی ہے کہ میرا جتّھا بہت ہے پر میں خوش ہوں کہ میرا خدا جو ہے وہ قادر مطلق ہے‘‘

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 171)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو اور سچے پیروؤں کو اس موذی مرض سے خارق عادت طور پر محفوظ رکھا۔

حسان محمود

مبارک وہ جو اب ایمان لایا

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا تو اس کے لئے روحانی اور جسمانی نظام مقرر فرمائے۔ ان دونوں نظام کے گرد انسانی زندگی کا مدار ہے۔ جسمانی نظام میں ایک سورج پیدا کیا گیا تو روحانی نظام کو بھی اس سے محروم نہ رکھا اور روحانی نظام میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سراج منیر بیان فرمایا۔ اسی طرح جسمانی نظام میں اگر چاند پیدا کیا تو روحانی نظام میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو روحانی چاند قرار دیا۔ پھر جسمانی نظام کو جہاں سماء الدنیا کے لاکھوں ستاروں سے مزیّن کر کے ان میں تاثیرات رکھیں، وہاں پر عالم روحانی کو بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم کے وجودوں سے معطر کیا، جو پروانہ وار اڑ کر آئے اور شمعِ ہدایت پر قربان ہو گئے۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یعنی ہائے افسوس کہ آنکھ کے جھپکتے جھپکتے یار کی صحبت ختم ہوگئی، پھول کا چہرہ ابھی اچھی طرح نہ دیکھا تھا کہ بہار ختم ہوگئی۔

پھر آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

آپؑ فرماتے ہیں:

اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہؓ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالے کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لیے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا!!!‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 306، 307)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’لیکن ایک بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو، جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی صحابہ میں داخل ہے جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے، چنانچہ آپ نے فرمایا: وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ: 4) یعنی صحابہؓ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو، بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہؓ ہی ہوگی‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 431)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اور خدا تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے آدم کو پیدا کیا اور اس سے بہت مخلوق پھیلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات پر اس کا خاص فضل ہوا اور ابراہیم کو اس قدر اولاد دی گئی کہ اس کی قوم آج تک گنی نہیں جاتی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے امام کو بھی آدم کہا اور بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا کی آیت ظاہر کرتی ہے کہ اس آدم کی اولاد بھی دنیا میں اس طرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلّقات اس آدم کے ساتھ ہوں گے کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اُس کے مکالمات سے مشرّف ہوں گے، مبارک ہیں وہ لوگ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی احباب جماعت کو یہ تلقین فرماتے رہتے تھے کہ وہ صحابہؓ کے مبارک زمانہ کو غنیمت سمجھیں، ان سے فیضِ صحبت اٹھائیں۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

’’یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہزاروں نشانوں کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے، نہ معلوم لوگوں نے کس حد تک ان ریکارڈ کو محفوظ کیا ہے مگر بہرحال خدا تعالیٰ کے نشانات کے وہ چشم دید گواہ تھے ان ہزاروں نشانات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ اور آپؑ کی زبان اور آپؑ کے کان اور آپؑ کے پاؤں وغیرہ کے ذریعہ ظاہر ہوئے……… پس ایک صحابی جو فوت ہوتا ہے وہ ہمارے ریکارڈ کا ایک رجسٹر ہوتا ہے جسے ہم زمین میں دفن کر دیتے ہیں اگر ہم نے ان رجسٹروں کی نقلیں کر لی ہیں تو یہ ہمارے لیے خوشی کا مقام ہے اور اگر ہم نے ان کی نقلیں نہیں کیں تو یہ ہماری بدقسمتی کی علامت ہے‘‘

(الفضل 28 اگست 1941ء صفحہ 8)

بزرگان کے حالات زندگی اکٹھے کرنے کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صحابہ فوت ہو رہے ہیں، پچھلے لوگوں کو دیکھو باوجود یہ کہ ان لوگوں میں اتنا علم نہیں تھا انہوں نے اس چیز کی بڑی قدر کی اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں دس دس جلدوں میں لکھیں۔ ہمارے ہاں بھی صحابہؓ کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں……… آپ لوگ قدر نہیں کرتے جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہوا تو انہوں نے آپ کو برا بھلا کہنا ہے کہ حضرت صاحب کے صحابہؓ اور ان کے ساتھ رہنے والوں کے حالات بھی ہمیں معلوم نہیں……… وہ غصہ میں آکے تم کو بددعائیں دیں گے کہ ایسے قریبی لوگوں نے کتنی قیمتی چیز ضائع کر دی۔ ہم نے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بھی مکمل نہیں کی۔ بہرحال صحابہ کے سوانح محفوظ رکھنے ضروری ہیں، جس جس کو کوئی روایت پتا لگے اس کو چاہیے کہ لکھ کر اخباروں میں چھپوائے، کتابوں میں چھپوائے……… صحابہؓ میں جو رنگ تھا اور ان لوگوں میں جو قربانی تھی وہ ہمارے اندر نہیں ہے، مگر ہمارے اندر بھی وہ طبقہ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی تھی بڑا مخلص تھا اور ان میں بڑی قربانی تھی اگر وہی اخلاص آج کل نوجوانوں میں پیدا ہوجائے تو جماعت ایک سال میں کہیں سے کہیں نکل جائے……(الفضل 16 فروری 1956ء صفحہ 3،4)

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے قبل از خلافت ایک موقع پر فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرح ہمیشہ دین کی خدمت پر کمربستہ رہنے کا تہیہ کرے اور یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ہمیں ان کے تفصیلی حالات کا علم ہو اور ہم یہ جانتے ہوں کہ کس طرح انہوں نے ہر آن اپنے تئیں خدمتِ دین کے لیے وقف رکھا اور دین کے لیے ہر قسم کی قربانیاں کیں۔‘‘

(اصحاب احمدؑ جلد سیزدہم صفحہ 316)

فیض پالو خدا کے پیاروں سے
باغِ احمدؐ کے لالہ زاروں سے
آسمانِ محمدی کے اِن
جگمگاتے ہوئے ستاروں سے
رہ گئے اب تو ہم میں چند اصحاب
مردِ فارس کی یادگاروں سے
وقت ہے اب بھی برکتیں پالیں
قومِ احمد کے جاں نثاروں سے
سیکھ لیں خُلق و تقویٰ و ایثار
آپؑ کے خاص خاص یاروں سے
بچ گئے ڈوبتے ہوئے کتنے
خیر و برکت کے اِن سہاروں سے
ان کا عالی مقام ہے بڑھ کر
ساری دنیا کے تاجداروں سے
دن مبارک یہ پھر نہ آئیں گے
مل سکے گا نہ کچھ مزاروں سے

(جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری الفرقان اپریل 1967ء)

مرسلہ: مہیمن احمد۔ کینیڈا

نماز باجماعت کا ستائیس گنا زیادہ ثواب

نماز باجماعت کا قیام دین اسلام کا بنیادی حکم ہے۔ اس کے لیے جہاں قرآن کریم میں تاکید ہے وہاں احادیث میں بھی متعدد روایات ہیں، آنحضرت ﷺ کی مشہور حدیث ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ”صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِینَ دَرَجَۃً“

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فَضْلِ صَلَاۃِ الْجَمَاعَۃِ۔ حدیث نمبر 645)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے بڑھ کر ہوتی ہے۔

حضرت علامہ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کی تشریح میں ستائیس وجوہات تحریر کئے ہیں جن کی وجہ سے باجماعت نماز میں زیادہ ثواب ہوتا ہے:

(1) مؤذّن کی دعوت سن کر نیت کرنا۔

(2) اول وقت جانا۔

(3) آرام و اطمینان سے چلنا۔

(4) مسجد میں دعا کرتے ہوئے داخل ہونا۔

(5) مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعت نوافل ادا کرنا۔

(6) جماعت کا انتظار کرنا۔

(7) ملائکۃ اللہ کا اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔

(8) اور اس کا شاہد حال ہونا۔

(9) قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کی دعوت کی تعمیل کا موقع پانا۔

(10) شیطان سے محفوظ رہنا۔

(11) امام کی تکبیر کا انتظار کرنا۔

(12) صفوں کی درستگی میں شریک ہونا۔

(13) امام کی اطاعت اور اس کی ضرورت کی حقیقت سے آگاہ ہونا۔

(14) امام کی وجہ سے عموماً بھول سے محفوظ رہنا۔

(15) امام کو بھولنے پر سبحان اللہ کہہ کر آگاہ کرنا۔

(16) خشوع وخضوع سے حصہ پانا۔

(17) اور جماعت میں شریک ہونے کی وجہ سے اپنے لباس اور وضع قطع کے اچھے رکھنے کا اہتمام کرنا۔

(18) ملائکہ کا قرب حاصل ہونا۔

(19) ملائکہ کا قراءت سے استفادہ کرنا۔

(20) شعار اسلام کے ظاہری طور پر قائم کرنے کا موقع ملنا۔

(21) شیطانی جد وجہد کا مقابلہ کرنا اور دوسروں کے لیے ترغیب کا باعث بننا۔

(22) نفاق سے محفوظ ہوجانا۔

(23) دوسروں کی بدظنی سے بچنا۔

(24) جماعت کی آمین اور ملائکہ کی آمین میں شریک ہونا۔

(25) جماعت کی مجموعی دعا اور برکت سے فائدہ اٹھانا۔

(26) نظام جماعت کے قیام میں مد ہونا۔

(27) ایک دوسرے کے ساتھ الفت اور موانست پیدا کرنے اور افراد جماعت کی خبر گیری کا موقع پانا۔

(منقول از صحیح البخاری ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ جلد دوم صفحہ 46،47۔ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا اور اللہ تعالیٰ کا آپ سے بولنا، یہ مقام کبھی نہ ملتا،” کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو“۔ (تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 411-412)

اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود

پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

”الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تُو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا۔ اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کرکے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل واصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ مربّی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خَلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا۔ وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مُردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے اُمّت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بےنفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک میں ملایا۔ وہ کامل موحّد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا۔ وہ معجزۂ قدرت رحمن کہ جو اُمّی ہو کر سب پر علوم حقّانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کی غلطیوں اور خطاؤں کو ملزم ٹھہرایا“۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد1صفحہ 17)

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ایک مومن مسلمان کے لئے لازمی امر ہے جس کے بغیر وہ محبت کے معیار پورے نہیں ہوتے اور نہ ہوسکتے ہیں جو ایک مومن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہئے۔ نہ ہی کوئی دعا قبولیت کا درجہ حاصل کرتی ہے یا کرسکتی ہے جس میں درود شامل نہ ہو۔ لیکن یہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے درود کی بھی اصل غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری محبت ہونی چاہئے اور اس کو ہر چیز پر حاوی ہونا چاہئے۔

درود شریف کی اس غرض کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”جیسا کہ مَیں نے (پہلے زبانی سمجھا رہے تھے، مجلس میں ذکر ہو رہا ہے۔) زبانی بھی سمجھایا تھا (کہ درود شریف) اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کرے اور اُس کو تمام عالَم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اُس کی بزرگی اور اس کی شان وشوکت اِس عالَم اور اُس عالَم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضورِ تامّ سے ہونی چاہئے جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضورِ تامّ سے دعا کرتا ہے“۔ (ایک دلی گہرائی کے ساتھ پوری طرح یہ درود شریف کی دعا ہونی چاہئے جیسے تم اپنے لئے دعا کرتے ہو۔) فرمایا ”بلکہ اُس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے“ (بلکہ اپنے لئے انسان جو دعائیں کرتا ہے اُس سے بھی زیادہ بڑھ کر تضرع اور التجا ہو ان دعاؤں میں اور اس میں اپنا کچھ حصہ نہ ہو۔) فرمایا کہ ”اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے (یعنی درود شریف پڑھنے سے) مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکاتِ کاملہ الٰہیہ حضرت رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوں اور اُس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمّت چاہئے۔ اور دن رات دوام توجہ چاہئے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔“ (مکتوبات احمد۔ جلد اول۔ صفحہ 523) یہ ہے عشقِ رسول۔

(خطبہ جمعہ یکم فروری 2013ء)

سعید فطرت

”روک سکو تو آسمان سے فضل کی بارش کو روکو“

الفضل نئے روپ میں اپنی نئی آب و تاب سے جاری ہے

یہ مجموعی طور پر انسانی المیہ ہے یا صرف حساس انسان کا کہ کسی کے چلے جانے کے بعد اس کی یاد بہت ستاتی ہے۔اور کھو جانے والی چیز کو دوبارہ پانے کے لئے تصورات اور حقیقت کی شدید کشمکش ایسے انسان کے لئے بیک وقت اذیت اور لذّت کا سامان کرتی رہتی ہے۔اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔چیزیں وجود پکڑتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔پھول کھلتے ہیں خوشبو بکھیرتے ہیں اور پھر سوکھ جاتے ہیں۔موسم بدلتے ہیں عشق و محبت کے جذبات پر مصلحت غالب آجاتی ہے اور کبھی ایسی مثالیں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں کہ عشق و محبت کا سیلاب رسم و رواج کی دیواروں کو اپنے ساتھ بہا کے لے جاتا ہے۔مجبوری اور حالات کا جبر مظلوم انسان سے جینے کا حق چھین لیتا ہے۔حاکموں اور بادشاہوں کی اخلاقی قدروں کو ارض کھا جاتی ہے۔ایک کے بعد دوسرا حاکم جبر کرتا چلا جاتا ہے۔ابن الوقت اور حاشیہ بردار اُسے ظلم و تعدی کا بازار گرم رکھنے پر مجبور کر لیتے ہیں۔ظلم کے پردے میں اقتدار کا نشہ گویا کتنا ہی ناپائیدار کیوں نہ ہو،بدبخت حاکم وقت ایسے مکروہ فعل سے بھی احتراز نہیں کرتے۔اپنی حکومت کو دوام دینے کے لئے ایک طرف تو لوگوں کو پابند سلاسل کرتے ہیں تو دوسری طرف ان کے اخبارات، کتب اور جرائد پر بھی قدغن عائد کرتے ہیں۔وطن عزیز کی ہر حکومت احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے اپنا حصہ ڈالتی چلی آئی ہے۔1974ء اور 1984ء کی تاریخ دیکھیں یا آج کی،جبر بڑھتا جارہا ہے۔نفرتوں کے بوئے گئے بیج تناور درخت بن چکے ہیں گو کہ ایسے درختوں کے سائے لمبے نہیں ہوتے اور ان کی جڑوں کو دیمک لگ جاتی ہے۔ان پر لگنے والے پھل پکنے سے پہلے ہی گر جاتے ہیں اور خس و خاشاک میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

کتنے ہی معتبر ادارے ہیں جو ان درختوں کی نگہداشت میں مصروف عمل رہے۔ایک منصوبہ بندی کے تحت ایسے باغ اگائے گئے اور ایک مقصد کے تحت ان کی دیکھ بھال کی گئی۔زمانہ گزرتا گیا ان کے منصوبے ناکام ہوتے رہے،ان کی سازشیں بڑھتی رہیں لیکن بدنصیبوں کو مکمل نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ایک دفعہ جماعتی لٹریچر کو بند کیا گیا لیکن وہ جلد ہی بحال ہو گیا۔دشمن کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔دشمن نے اپنی لگائی آگ کو ٹھنڈا ہوتا دیکھا تو دوبارہ دوڑ دھوپ کرنے لگا۔احمدیوں کے قرآن مجید پڑھنے پر اعتراض ہونے لگے۔”ختم نبوت“ اور ”ناموس رسالت“ کے نام پر عدالتیں اور حکومتی ادارے خاموش رہے۔چیرہ دست دشمن نے خوشیاں منائیں،جلوس نکالے۔عدالتی حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے جماعتی رسائل اور الفضل ربوہ کو بند کر دیا گیا۔ہماری کتب،رسائل اور الفضل کو ”ختم نبوت“ کے لئے خطرہ قرار دیا گیا۔دشمن کا یہ حملہ اپنی ذات میں شدید ہوا۔جماعت کو الفضل ربوہ اور دیگر جماعتی رسائل سے محروم ہونا پڑا۔آج صبح جب پُرانی یادوں سے گزر ہوا تو الفضل ربوہ کی یاد آگئی۔اس کی یاد نم ہوا کی طرح تھی لیکن اپنے اندر تلخی اور گھٹن کا احساس لئے تھی۔

اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اس کے متبادل کے طور پر خدا تعالیٰ نے انتظام کر دیا ہے لیکن روزنامہ الفضل ہمیں بڑا محبوب تھا جو ملکی حبس کی بھینٹ چڑھ گیا۔

الفضل کا پاکستان میں دوبارہ جاری ہونا اگرچہ خواب کی باتیں نہیں ہیں لیکن اس کا بند ہو جانا خواب پریشان سے کم نہیں۔بدطینت دشمن یہ وار کرکے سرائی بھٹیاری کی طرح بہت خوش ہے لیکن نہیں جانتا کہ الفضل لندن آن لائن اسی رنگ و بو پر اپنے پڑھنے والوں کی پیاس بجھا رہا ہے۔بلکہ اس سے بڑھ کر حریف بیچارے کے لئے ذلت کا سامان کر رہا ہے۔

یہ لوگ نہ ہماری ترقی کو روک سکے اور نہ ہمارے اخبارات کو۔حضرت محمد ﷺ کے فیض سے ہمارے چشمے ابلتے رہے اور ان کے سکڑتے رہے۔ان پر برق گرتی رہی ہم پر رحمت برستی رہی۔ان کی زمین کم ہوتی رہی اور ہمارا رعب اور دبدبہ حضرت خلیفۃ المسیح کے وجود کی برکت سے ملکوں میں پھیلتا چلا گیا۔ہم آگ میں پڑ کر کندن بن گئے اور وہ اپنی آگ میں جل کر خاکستر ہو گئے۔وطن عزیز میں تو ہمارے بات کرنے پر پابندی ہے لیکن میں الفضل لندن کے پلیٹ فارم سے ان کو کہتا ہوں:

؎ روک سکو تو آسماں سے فضل کی بارش کو روکو
ورنہ نعرے تو گونجیں گے یہ ہے نعروں کی مجبوری

☆...☆...☆

آج کی دعا

رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ

(سورۃ المائدۃ آیت نمبر 26)

ترجمہ: اے میرے ربّ! یقیناً میں کسی پر اختیار نہیں رکھتا سوائے اپنے نفس اور اپنے بھائی کے۔ پس ہمارے درمیان اور فاسق قوم کے درمیان فرق کر دے۔

یہ حضرت موسیٰؑ کی فاسق قوم کے مقابل پر قرآن کریم میں مذکور پیاری دعا ہے۔

اس کا سیاق و سباق قرآن کریم میں کچھ یوں مذکور ہے:

اور (یاد کرو) وہ وقت جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! ارضِ مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم تو ہرگز اس (بستی) میں داخل نہیں ہوں گے۔ پس جا تُو اور تیرا ربّ دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اس (یعنی اللہ) نے کہا پس یقیناً یہ (ارضِ مقدس) ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے۔ وہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔ پس بدکردار قوم پر کوئی افسوس نہ کر۔ اس پر حضرت موسیٰ نے خدا کے حضور یہ دعا کی کہ میں اور میرا بھائی حضرت ہارون تیرے کامل مطیع اور فرمانبردار ہیں پس ہم اس فاسق قوم کی نافرمانی سے بری اور بیزار ہوتے ہیں۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

جماعتی خبروں کے ریکارڈ محفوظ رکھنے والا اخبار

قارئین جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل آغاز سے ہی جماعتی خبروں اور تقاریب کی رپورٹس شائع کرتا رہا ہے۔ جن کو بعد میں مورّخ احمدیت تاریخ کا حصہ بناتے رہے ہیں۔ اس لیے دنیا بھر کے تمام جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے معزز عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں ہونے والے جماعتی فنکشنز، تقریبات، جلسوں وغیرہ کی خبریں اور رپورٹس جماعتی تاریخ کا ریکارڈ بنانے کے لیے درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ تا آئندہ نسلیں آپ اور آپ کی جماعت کی کارگزاری کو دیکھ اور پڑھ کر دعا کر سکیں۔ اس سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ کر خالق حقیقی کا شکر بھی ادا کرنے کا موقع ملتا ہے اور آپ تمام کے لئے دعا کا موجب بھی۔ (رپورٹس ٹائپ شدہ ہوں اور ورڈ فارمیٹ میں ہوں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

info@alfazlonline.org (ادارہ)

رپورٹ مرتبہ: سید شمشاد احمد ناصر۔ ڈیٹرائٹ امریکہ

امریکہ میں خون کے عطیات دینے کی جماعت احمدیہ کی مساعی

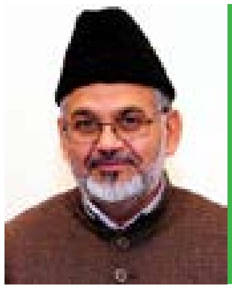

امریکہ میں 11/9 کا واقعہ جو 19 سال پہلے ہوا تھا یقیناً ایک سانحہ عظیمہ تھا جس میں ہزاروں جانیں تلف ہوئیں اور بے شمار لوگ زخمی ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے امیر مکرم مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے اس وقت امریکہ کے صدر جناب بُش صاحب اور سیکرٹری خارجہ کو تعزیت کا ایک خط لکھا تھا جس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ اس موقعہ پر تمام زخمیوں کو جان بچانے کے لئے خون کے عطیات نیویارک اور واشنگٹن میں دینے کو تیار ہے۔

11/9 کے بعد کئی سال تک ملک میں یہ برسی منائی جاتی رہی ہے اور جماعت احمدیہ نے اس کے بعد سے اب تک خون کے عطیات دینے کے لئے ایک مہم بھی چلائی۔

چنانچہ امسال 2020/11/9 کو ڈیٹرائٹ میں مکرم امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے ایک پروگرام بنایا۔ اس پروگرام کے تحت مسجد محمود ڈیٹرائیٹ میں خون کے عطیات دینے کے لئے ہماری ٹیم نے ریڈ کراس والوں کے ساتھ مل کر اس کی تشہیر کی اور امریکن ریڈ کراس نے اپنی ٹیم کے ساتھ مسجد محمود کے ہال میں اس کا انتظام کیا۔ کووڈ 19 کی وجہ سے پروگرام تو ایک جگہ نہ ہوسکا لیکن حاضرین نے بذریعہ Zoom اس میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ سے ہوا جو ڈاکٹر خالد منہاس صاحب آف میامی نے کی۔ اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ امریکہ نے سب حاضرین کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کا تعارف کرایا۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ وہ کیلیفورنیا سے اس میں شامل ہوئے ہیں جبکہ اس سٹیٹ میں اور اردگرد کی دوسری سٹیٹس میں اس وقت بدترین آگ لگی ہوئی ہے اور قریباً 15 ہزار فائر فائٹر آگ کو بجھانے کے لئے لگے ہوئے ہیں۔

11/9 کے سانحہ کی بھی تفصیل انہوں نے بتائی اور کہا کہ یہ سب کے لئے اس وقت بہت مشکل وقت تھا۔

ان کے بعد کانگرس وومین Norma Torres کیلیفورنیا نے اس میٹنگ اور خون کے عطیات کے انتظام پر شکریہ کہا اور جماعت کی ملک و قوم کے لئے خدمات کو سراہا کہ اس معاملہ میں آپ کی لیڈر شپ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب امریکہ جناب مرزا مغفور احمد صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔

محترمہ کانگرس وومین نے کہا کہ آپ کی جماعت نے گوئٹے مالا میں بھی ہسپتال کھول کر وہاں کے عوام کی خدمت کی ہے اور میرے ڈسٹرکٹ میں بھی آپ لوگ ہر ہفتہ غرباء میں کھانا تقسیم کر رہے ہیں اور ریفیوجیز کے لئے بھی آپ کی خدمات بہت اہم ہیں۔ میں یہ بھی کہتی ہوں کہ آپ لوگ اسلام کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کر رہے ہیں جبکہ ملک میں کئی قسم کے چیلنجز ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت ہے۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم مربی سلسلہ واشنگٹن یحيٰی لقمان صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں خدمت انسانیت کے حوالہ سے اسلامی تعلیمات کا بیان اور آنحضرت ﷺ اور جماعت احمدیہ کے رفاہی کاموں کو بیان کیا۔

اس کے بعد Mr.Paul Sullivan وائس پریذیڈینٹ ریڈ کراس امریکہ نے اپنے ریمارکس دیئے اور ریڈ کراس کی خدمات سے لوگوں کو آگاہی دی۔ ان کی تقریر کے بعد مسٹر تھامس رائس TX کانگرس مین نے شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے بعد کیلیفورنیا کے کانگرس مین Pete Agilar نے پروگرام میں شمولیت کی۔ انہوں نے بھی خون کے عطیات کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ کی بے لوث خدمات پر میں آپ کی ساری جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ لوگوں نے جو مجھے عزت دی ہے اس پر میں آپ سب کا بے حد شکرگزار ہوں اور میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مجھے آپ ہر وقت تیار پائیں گے۔

اس کے بعد 5 منٹ کی ایک ویڈیو کلپ دکھائی گئی جس میں مختلف مواقع پر جماعت کے رفاہی کاموں کی ایک جھلک تھی اور امریکہ کے مختلف ہائی آفیشلز، کانگرس مین اور کانگرس وومین نے بھی جماعت کی خدمات کو سراہا تھا۔ یہ Muslim for life کی بھی دسویں سالگرہ تھی۔

اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب نے خاکسار کا تعارف کرایا۔ خاکسار نے مسجد محمود ڈیٹرائٹ سے اس پروگرام میں شرکت کی۔ خاکسار نے 11/9 کے حادثہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت کی یہ روایت نہیں ہے کہ وہ برسی منائے نیز یہ کہ جماعت احمدیہ شروع دن سے ہی دہشت گردی کے خلاف اعلان جہاد کرتی چلی آئی ہے۔ یہ دہشت گردی خواہ انفرادی ہو، یا کسی ملک کی دوسرے ملک کے خلاف ہو، یا کسی گروپ کی گروپ کے خلاف ہو۔

اسلام میں دہشت گردی کی بالکل گنجائش نہیں ہے بلکہ اسلام امن والا اور امن دینے والا مذہب ہے، اسلام تو پیار اور محبت کا نام ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔ دوسرے یہ کہ جماعت احمدیہ خدائی جماعت ہے اور اس زمانے میں اسلام کی صحیح تعلیمات کے لئے لوگوں کی راہنمائی کر رہی ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ 2008ء میں لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر حملہ ہوا جس میں 90 سے زائد لوگ موقع پر ہی مارے گئے، سو سے زائد زخمی ہوئے۔ پھر مونگ رسول میں فجر کے وقت ہماری مسجد پر حملہ ہوا اور 9 آدمی مارے گئے۔ ہمارے خلیفہ اور روحانی پیشوا نے ہمیں صبر کی تعلیم دی ہم نے اسلامی تعلیمات کے مطابق صرف انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ کسی کی برسی نہیں منائی۔

اس وقت بھی ہم برسی نہیں منا رہے بلکہ جیسا کہ ہمارے اس وقت کے امیر نے پریس ریلیز ایشو کیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ ہم خون کے عطیات دیں گے اس وقت سے ہم خون کے عطیات دے رہے ہیں۔ یہ بات ہماری کسی دن سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ کام ہم آج بھی کریں گے، کل بھی کریں گے اور آئندہ بھی کریں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کسی کو بھی ہماری مدد کی کسی وقت بھی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیں، ہم حاضر ہیں۔

ہم نے اس وقت بھی 19 سال پہلے انٹر فیتھ میٹنگز کیں اور دعائیں کیں اب بھی ملک و قوم کی حفاظت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خاکسار نے وہ خط جو محترم امیر صاحب امریکہ مرزا مظفر احمد صاحب نے لکھا تھا بھی پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم ناصر بخاری صاحب آف ڈیٹرائٹ نے جو لوکل سیکرٹری اور امور خارجیہ ہیں اور نیشنل ٹیم میں بھی خدمات بجالاتے ہیں نے مسجد محمود کا تعارف کرایا اور ہال ہی میں جو مسجد محمود کا مینارہ بنا ہے اسے دکھایا کیونکہ اس سارے پروگرام کی لائیو سٹریمنگ (Live Streaming) ہو رہی تھی اور مسجد محمود کے ہال میں جہاں ریڈ کراس والوں نے خون کے عطیات کے لئے اپنے بیڈز لگائے ہوئے تھے اس جگہ کو دکھایا۔

اس موقعہ پر مکرم ماجد خان صاحب نے بھی امریکہ کی ہیومینیٹی فرسٹ کی کارکردگی بیان کی۔ کانگریس وومین جیکی سپیر نے بھی اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی خدمات اور خصوصاً خون کے عطیہ جات دینے پر پروگرام کو سراہا اور اس قسم کے پروگراموں کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔ مکرم امجد محمود خان صاحب نے بھی سب کا شکریہ ادا کیا۔

الحمد للہ کہ یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔

☆...☆...☆

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مرسلہ: چوہدری طاہر احمد گِل (نیشنل سیکرٹری تحریک جدید)

نیشنل عاملہ بیلجیم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ورچوئل میٹنگ کا آنکھوں دیکھا حال

آج مورخہ 26 ستمبر 2020 ء کو بیت المجیب برسلز میں نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ بیلجیئم کی آن لائن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرالعزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ خاکسار چوہدری طاہر احمد گِل کو بھی بطور نیشنل سیکرٹری تحریک جدید شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ

آج کی میٹنگ میں خلیفۃ المسیح کی راہنمائی، پیار محبت اور شفقت نے دین کی خدمت کا ایک نیا جذبہ پیدا کیا ہے۔ آج دنیا میں سائنس کی حیرت انگیز ترقیات کے ساتھ ساتھ روحانیت میں جو انقلاب برپا ہوا ہے اس کی رہبری کا سہرا آقائے دوجہاں ﷺ کے غلامِ صادق مسیحِ آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے احمدیت ہیں جس کے لیے ہم صدق دل سے رب عزو جل کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ میٹنگ کے دوران خیال بار بار اس واقعہ کی طرف جا رہا تھا کہ مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ 7جنوری 1938 کو لاوڈ اسپیکر لگا۔ سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے اس دن خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ ’’اب وہ دن دور نہیں ہے کہ ایک شخص اپنی جگہ بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس تدریس پر قادر ہوگا۔‘‘ کون جانتا تھا کہ خلفائے احمدیت کے زریں عہد میں جو بے پناہ برکات وفضائل رکھے ہیں کہ سائنس بھی حقانیت اسلام کی تشہیر و اشاعت میں اپنا حصہ ادا کرے گی۔ لہذا آج سوشل میڈیا کے ذریعے مادہ پرستی کے تاریک اندھیرے خیرو ہدایت کے اجالوں میں ڈھل رہے ہیں تو صرف اور صرف اس کی وجہ وہ بابرکت اور مقدس نظام خلافت ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے لیے ہر دور کی مشکلات و تکالیف کے ازالے کے لیے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت سے جو تاریخ رقم ہو رہی ہے اس میں نظام خلافت ایک نمایاں ترین حیثیت رکھتا ہے۔

☆ ... ☆ ... ☆

بقیہ: فرمان خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

یا اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جنگیں کیں۔ یہ سب الزام اور بہتان ہیں، اس وقت مَیں اس موضوع پر تو بات نہیں کر رہا لیکن ایک جنگ کے دوران کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں، جبکہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح دشمن کو ایسی حالت میں لایا جائے جس سے وہ مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دے، آپؐ نے امانت و دیانت کے کیا اعلیٰ نمونے دکھائے اور تاریخ اس کی گواہ ہے۔ جب اسلامی فوجوں نے خیبر کو گھیرا تو اس وقت وہاں کے ایک یہودی سردار کا ایک ملازم، ایک خادم، ایک جانور چرانے والا جانوروں کا نگران جانوروں سمیت اسلامی لشکر کے علاقے میں آ گیا اور مسلمان ہوگیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مَیں تو اب مسلمان ہوگیا ہوں، واپس جانا نہیں چاہتا، یہ بکریاں میرے پاس ہیں، ان کا اب میں کیا کروں۔ ان کا مالک یہودی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ قلعے کی طرف پھیر کر ہانک دو۔ وہ خود اس کے مالک کے پاس پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا اور قلعہ والوں نے وہ بکریاں وصول کر لیں، قلعے کے اندر لے گئے۔ تو دیکھیں یہ ہے وہ امانت و دیانت کا اعلیٰ نمونہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا۔ کیا آج کوئی جنگوں میں اس بات کا خیال رکھتا ہے۔ نہیں، بلکہ معمولی رنجشوں میں بھی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی، ایک دوسرے کا پیسہ مارنے کی اگر کسی نے کسی سے لیا ہو تو، کوشش کی جاتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 15/ جولائی 2005ء)

طلوع وغروب آفتاب

23 اکتوبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:03	17:50
مدینہ منورہ	05:05	17:48
قادیان	05:16	17:47
ربوہ	04:56	17:27
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:11	17:53